Regd No L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم چہارشنبہ

جلد ۴۴/۹ * ۱۲ صلح ۱۳۳۴ ھش ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء * نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ "نزلہ کی معمولی شکایت ہے۔ اور کمر میں درد ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ جنوری۔ چودھری عبداللہ خان صاحب بہلول پوری رضی اللہ عنہ کل رات اپنے گاؤں بہلولپور میں وفات پا گئے۔ چودھری صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ چودھری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ آپ کے پوتے ہیں۔ آپ کی نعش آج بہلولپور سے ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ بعدہٗ آپ کو موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

ربوہ ۱۱ جنوری۔ آج یہاں تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایف سی کالج کے ڈاکٹر شیٹس نے "Shutting doors" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس میں بعض دیگر حضرات کے علاوہ جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے غیر ملکی طلباء بھی شریک ہوئے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کی مبارک تقریب میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایمان افروز تقریر

اخبارات سلسلہ کی اہمیت اور ان کی توسیع اشاعت کی تحریک

قومی ترقی کے لئے اخبارات کا مطالعہ اور سفر نہایت ضروری چیزیں ہیں

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء۔ بمقام ربوہ

(قسط دوم)

(تقریر نویس:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

فرمایا:-

اس کے بعد میں کل کی باتوں میں سے جو چند تحریکیں لوگوں نے کرنے کے لئے کہا تھا ان کو پیش کرتا ہوں۔

ہمارے سلسلہ کے اخبارات

میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے لوگوں میں اخباروں کے پڑھنے کا چرچا اور رواج ذرا کم ہے۔ اس کی وجہ سے جو ان کی شہرت ہونی چاہیئے۔ اور جو ان کا فائدہ ہونا چاہیئے وہ پوری طرح نہیں پہونچتا۔

سب سے مقدم چیز تو "الفضل" ہے

الفضل روزانہ اخبار ہے۔ اور الفضل ہی ایک ایسا اخبار ہے جس کے ذریعہ سے ساری جماعتوں تک آواز پہونچتی ہے۔ لیکن متواتر ہم کو آجکل یہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ کئی جماعتیں ایسی ہیں کہ ساری جماعت میں بھی ایک الفضل نہیں پہونچ رہا۔ حالانکہ چھوٹی جماعتیں آپس میں چندہ کر کے اور آپس میں مل کر ایک ایک اخبار خرید سکتی ہیں

درحقیقت

دو ہی چیزیں ہیں

جو قوم کی ترقی پر دلالت کرتی ہیں۔ ایک اخبار اور ایک ریلوے کا سفر یا لاری کا سفر۔ جو قوم سفر زیادہ کرتی ہے۔ وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے۔ اور جس قوم میں اخبار زیادہ چلتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے۔ کیونکہ اخبار پڑھنے کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اس شخص کی روح نچلی نہیں بیٹھ سکتی۔ اس کے اندر ایک اضطراب پایا جاتا ہے۔ اخبار کیا کرتا ہے۔ وہ ہر روز ہم کو ایک نئی خبر دیتا ہے۔ جس دن اخبار نہیں آتا۔ تو لوگ جس طرح افیون نہیں کھائی ہوتی گھبرائے پھرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں دنیا کے انقلاب کا پتہ نہیں لگتا اور جو شخص انقلاب کی جستجو کرتا ہے۔ درحقیقت اس کے اندر بھی ایک انقلابی مادہ پایا جاتا ہے۔ تو قوم کی ترقی کا اگر کسی شخص نے اندازہ لگانا ہو۔ تو وہ دو چیزیں دیکھ لے کہ وہ قوم کتنا سفر کرتی ہے اور اخبار کے ساتھ اس کو کتنی دلچسپی ہے۔

میں جب فلسطین میں گیا

تو اس وقت یہودی سارے ملک کی آبادی کا دسواں حصہ تھے۔ اور دسواں حصہ عیسائی تھے۔ اور اسی ۸۰ فیصدی مسلمان تھے۔ لیکن ریلوں میں میں نے سفر کر کے دیکھا تو یہودی ہوتا تھا قریباً ستر ۷۰ فیصدی اور عیسائی ہوتا تھا کوئی ۱۵-۲۰ فیصدی۔ اور مسلمان ہوتا تھا دس فیصدی۔ میرے پاس ایک سفر میں ایک یہودی آیا وہ ریلوے کا افسر تھا۔ میں تو اس کا واقف نہیں تھا۔ نہ پہلے کبھی ملا۔ معلوم ہوتا ہے یہودیوں نے ہماری بھی ٹوہ رکھی تھی وہ آیا۔ اور اس نے کہا کہ میں نے آپ سے ملنا ہے۔ وہیں کمرہ میں آ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا میں ریلوے کا افسر ہوں اور شام وغیرہ جاتے وقت باڈر کی نگرانی میرے سپرد ہے۔ میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہو کہنے لگا میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے کیوں مخالف ہیں؟ میں نے کہا تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں مخالف ہوں۔ کہنے لگا میں سن رہا ہوں کہ آپ ہمارے خلاف باتیں کرتے ہیں میں نے کہا میں مخالفت کروں یا کچھ کروں (اس وقت میں نے یہی بات کہی کہ) میری مخالفت تم جانے دو۔ میں نے یہاں تو

یہ نظارہ دیکھا ہے

چنانچہ ریل پر دیکھ لو۔ ابھی چلو اس وقت اگلے سٹیشن پر (اس وقت گاڑی چل چکی تھی) جب اگلا سٹیشن آئے گا۔ اس وقت دیکھ لینا کہ ریل میں ستر فیصدی یہودی بیٹھا ہوا ہے۔ پندرہ بیس فیصدی عیسائی بیٹھا ہوا ہے۔ باقی دس فیصدی اسی فیصدی کا نمائندہ بیٹھا ہوا ہے۔ تو میں مخالفت کروں یا کوئی کرے۔ جب تک مسلمان اپنا نظریہ نہیں بدلیں گے۔ اپنے حالات نہیں بدلیں گے۔ اپنا طریقہ نہیں بدلیں گے جیتنا تم نے ہی ہے۔ انہوں نے تو جیتنا نہیں۔ گھبراتے کس بات سے ہو۔ اور پھر یہی ہوا۔ آخر اس قوم میں جو باہر نکلتی ہے۔ اور بھاگی پھرتی ہے کوئی نہ کوئی بے کلی کی وجہ ہوتی ہے۔ یونہی تو نہیں لوگ اپنے گھروں سے باہر نکل کھڑے ہوتے۔ ان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے ایک ارج (urge) ہوتی ہے پیچھے سے کہ چلو چلو چلو اور وہ چلو چلو کی ارج (urge) کے ماتحت چل پڑتے ہیں اور پھر ان کا بچہ بچہ باہر ایک ایک میں کام کرتا ہے

امریکنوں کو دیکھ لو

ساری دنیا کا سفر کرتے پھریں گے۔ پہلے انگلستان والے کرتے تھے اور اب ان میں کمی آ گئی ہے۔ اب امریکن ہیں کہ ساری دنیا میں گھومتے پھرتے ہیں۔ کسی زمانہ میں عرب میں یہ رواج تھا بلکہ اب بھی یہ بات حجاز کے لوگوں میں کسی قدر پائی جاتی ہے۔ اب بھی وہ دنیا کے سارے اسلامی ملکوں کے باشندوں سے زیادہ غیر ملکوں میں پھرتے ہوئے نظر آ جائیں گے۔ کیونکہ وہ دھکا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ اور گاڑی چلائی تھی وہ گاڑی اب بھی رینگتی چلی جاتی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

پچوہ سو سال ہو گئے۔ مگر اس گاڈی کی حرکت ساکن نہیں ہوئی۔ تو اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے۔ اور کتنا اضطراب ہے۔ اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ ہندوستان کے لئے

ہمارا اخبار "بدر" ہے

مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک اس نے پوری ترقی نہیں کی۔ ہمارے قادیان کے دوست جب گھبراتے ہیں، تو مجھے لکھ دیتے ہیں کہ جماعت پاکستان کو "بدر" کے لئے توجہ دلائی جائے۔ حالانکہ یہاں کے لئے "الفضل" ہے۔ ہندوستان کے احمدیوں کے لئے "بدر" ہے۔ اگر پاکستان کے احمدیوں کے خریدنے سے بدر نے چلنا ہے۔ تو بدر نے کوئی انقلاب ہندوستان میں پیدا نہیں کرنا۔ وہ تبھی کوئی انقلاب مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کریگا۔ جب ہندوستان کے مسلمانوں تک اسے پہنچایا جائے۔ انقلاب سے میری مراد کوئی سیاسی انقلاب نہیں۔ کیونکہ وہ ہمارا کام نہیں۔ انقلاب سے مراد ہے روحانی انقلاب۔ مذہبی انقلاب۔ تو میں ان کی اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ میں پاکستان کے احمدیوں کو کہوں کہ تم ضرور بدر کو خریدو اور پھیلاؤ۔ اگر پاکستان کے لوگوں کے خریدنے پر بدر آ گیا۔ تو پھر بدر کا بند ہونا ایسا معیوب نہیں سمجھا جائیگا۔

ہندوستان میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے ہزارہا احمدی ہے۔ میرے خیال میں اب بھی بیس پچیس ہزار تو ہوگا۔ ان کو

کوشش کرنی چاہیئے

کہ ہندوستان کے لوگوں میں اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول بنائیں۔ اور پھر دوسرے لوگوں میں بھی مقبول بنائیں۔ اگر وہ اچھے اچھے مضمون لکھیں۔ اور ایسے لکھیں جن سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو۔ ان میں مذہبی رجحان پیدا ہو۔ نیکی پیدا ہو۔ تو دوسرے مسلمان بھی اسے خریدیں گے۔ بلکہ میں نے تو دیکھا ہے۔ کہ ہندوؤں میں بھی یہ شوق پایا جاتا ہے۔ اور ہندو بھی خریدتے ہیں۔ دلوں میں تحریک جس وقت پیدا ہوتی ہے۔ لوگ خریدنے لگ جاتے ہیں۔

الفضل جب میں نے جاری کیا تھا

اس وقت یہ پہلے ہفت روزہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اسے اس طرح چلانے کی توفیق دی۔ کہ باوجود اس کے کہ بڑی سخت مخالفت تھی۔ اور لوگ کہتے تھے۔ کہ یہ نہیں چلے گا۔ ابھی پانچ سات ہفتے ہی گزرے تھے۔ کہ مجھے سندھ سے

ایک غیر احمدی کی چٹھی آئی۔ کسی نے اسے مل کر تحریک کی۔ کہ تم خریدار ہو جاؤ۔ اور وہ خریدار ہو گیا۔ کسی وقت ڈاک میں اس کا اخبار لیٹ ہو گیا۔ تو اس کی مجھے چٹھی آئی۔ کہ میں نوجوان آدمی ہوں۔ میں نے "الفضل" خریدنا شروع کیا ہے۔ اور مجھے جو اس سے محبت اور پیار ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہیں۔ کہ تین ہفتے ہوئے میری شادی ہوئی ہے۔ اور مجھے اپنی بیوی بہت پیاری ہے۔ مگر اس دفعہ اخبار نہیں پہنچا۔ اور میں یہ سوچتا رہا ہوں۔ کہ اگر میری بیوی مر جاتی۔ تو مجھے زیادہ صدمہ ہوتا یا الفضل نہیں پہنچا۔ تو اس سے زیادہ صدمہ ہوا ہے۔ تم

اس سے اندازہ لگا سکتے ہو

کہ کس قدر اس کو لگاؤ تھا۔ یہ تو ایک عام آدمی تھا۔ کہہ دو گے کہ شاید اس کو زیادہ واقفیت نہیں ہوگی۔ مگر اب ملک کے ایک چوٹی کے آدمی کا واقعہ سن لو۔

ابوالکلام صاحب آزاد

انہی دنوں میں قید ہوئے۔ ان کے پاس یہ اخبار جاتا تھا۔ ان کے سکرٹری کی مجھے چٹھی آئی۔ کہ ابوالکلام صاحب آزاد کو گورنمنٹ نے نظر بند کر دیا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ ہم آپ کو ایک اخبار کی اجازت دیتے ہیں۔ تو انہوں نے صرف الفضل کی اجازت مانگی ہے۔ اور کہا ہے کہ الفضل مجھے باقاعدہ ملتا رہے۔ تو اب دیکھو دوسرے لوگوں کے اوپر اس کا کس قدر اثر تھا۔ دوسرے لوگوں پر اس وقت اثر ہو سکتا تھا۔ تو آج بھی ہو سکتا ہے۔ تم اس کو زیادہ عمدہ بنانے کی کوشش کرو گے۔ تو لوگوں میں آپ ہی آپ وہ مقبول ہونا شروع ہو جائیگا۔ تو بدر کے متعلق میں تحریک تو کرتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ نہ خریدو اگر کوئی شخص خریدنا چاہتا ہے۔ اور ہندوستان کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اور قادیان کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہے۔ تو بے شک خریدے۔ مگر میں اس زور سے جیسے الفضل کی تحریک کرتا ہوں۔ اسکی نہیں کرتا۔ اس لئے کہ میرے نزدیک اس کا مقام ہندوستان ہے۔ اگر ہم لوگ اس کو روپیہ دے کر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ان کو ضرورت ہی محسوس نہیں ہوگی۔ کہ وہ ہندوستان میں اس کو مقبول بنائیں۔

تیسری چیز ہمارے ہاں ریویو ہے

وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا پرچہ اور ایسا پرچہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حصہ لیا تھا اور اس میں مضمون لکھے تھے۔ سوائے ریویو کے جماعت میں اور کوئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی، کہ دس ہزار پرچہ کم سے کم شائع ہو۔ لیکن اس وقت تک صرف ایک ہزار شائع ہوتا ہے۔ اور وہ ہزار پرچہ بھی جماعت کا ممنونِ احسان نہیں۔ ہزار پرچہ

کی قیمت تحریک جدید دیتی ہے۔ اور پھر اس کو عیسائی علاقوں میں یا دوسرے علاقوں میں مفت شائع کیا جاتا ہے۔ جو خریدار جماعت کی طرف سے ملتا ہے۔ (اگر کوئی خریدار آ جاتا ہے تو تحریک اس کو بھی دے دیتی ہے) اس کے متعلق جو میرے پاس رپورٹ آئی تھی۔ وہ شاید دو سو یا ڈیڑھ سو کے قریب خریدار تھے۔ باقی سارے کے سارے وہ ہیں جن کو جماعت کی طرف سے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ امریکہ میں جاتا ہے۔ انگلینڈ میں جاتا ہے۔ جرمنی میں جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف ممالک میں جاتا ہے۔ یہ فلپائن سے جو بیعت آئی ہے۔ غالباً یہ بھی اسی طرح آئی ہے۔ ہم نے فلپائن وغیرہ میں بھی پرچے بھجوانے شروع کئے تھے۔ تو یہ پہلی بیعت غالباً اسی

ریویو کی اشاعت

کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تو ریویو آف ریلیجنز کی طرف بھی جماعت کو توجہ ہونی چاہیئے۔ اب ہماری جماعت اتنی ہے۔ کہ دس ہزار پرچہ کا شائع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس کی دس روپے قیمت ہے۔ دس ہزار کے دس روپیہ قیمت ہوئی۔ تو ایک لاکھ روپیہ ہو گیا۔ تم سالانہ چندوں میں اٹھارہ بیس لاکھ اپنی خوشی سے دیتے ہو۔ اب اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ سالانہ دے کر اس کو بھیجنا شروع کریں۔ تو یقیناً دو چار سال میں ہی پچیس تیس چالیس ہزار وہ اپنی آمد خود پیدا کر لیگا۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ اس سے بھی لاگت کم ہو جائے۔ کیونکہ پرچہ جب زیادہ چھپے تو اس کی لاگت کم ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس کی لاگت دس روپے ہے۔

اگر یہ دس ہزار چھپے

تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ آٹھ سات روپے ہو جائیگی اور ستر پچھتر ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔ اگر یہ دس ہزار پرچہ دنیا کی تمام لائبریریوں میں جانا شروع کرے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ سال دو سال کے اندر تہلکا پڑ جائے گا۔

چوتھا پرچہ فرقان ہے

فرقان میں اس امر کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کہ علمی مضامین اس کے اندر آئیں۔ اور جماعت اسلامی والے جو نئی نئی باتیں پیش کرتے ہیں۔ یا "طلوع اسلام" والے پیش کرتے ہیں یا اہل قرآن یا بہائی پیش کرتے ہیں ان کا جواب دیا جاتا ہے۔ گویا جتنی نئی مذہبی تحریکیں ہیں۔ ان نئی مذہبی تحریکوں کے جواب کے لئے یہ رسالہ خصوصیت سے وقف ہے۔ دوسرے اخبار یا رسالے ایسا نہیں کر سکتے۔ الفضل یہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ الفضل روزانہ اخبار ہے۔ روزانہ اخبار ان باتوں میں نہیں پڑ سکتا۔ ریویو بھی اس کو

نہیں لے سکتا۔ کیونکہ ریویو غیر ملکوں میں جانے والا رسالہ ہے۔ اس کا اصلی کام

اسلامی نقطۂ نظر سے

لوگوں کو روشناس کرانا ہے۔ اور چونکہ غیر ملکوں میں اس نے جانا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس میں جماعت اسلامی پر بحث کریں یا طلوع اسلام پر بحث کریں۔ امریکہ کو یا جاپان کو یا سوئٹزرلینڈ کو یا آسٹریلیا کو یا نیوزی لینڈ کو یا انگلینڈ کو طلوع اسلام والوں سے یا جماعت اسلامی والوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ ان کی کوئی حقیقت ہی نہیں جانتے۔ وہ ہمیں جانتے ہیں یا اسلام کے نام کو جانتے ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ ان لوگوں کے سامنے خواہ مخواہ ان کے مضامین کو لانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے ریویو بھی ہمارے اس کام نہیں آ سکتا پھر یہ ایک ایسا پرچہ ہے۔ جو اردو میں نکلتا ہے، اور اس میں اس قسم کے مضامین نکلنے سے یقیناً فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مضامین زیادہ تر پاکستان میں زیر بحث آتے ہیں۔ اور پاکستان میں ایسے لوگ ہیں۔ جن کو ان سے دلچسپی ہے۔ علاوہ اس کے

خدام الاحمدیہ کا پرچہ "خالد" ہے

وہ ایک خاص جماعت کا پرچہ ہے۔ میں ساری جماعت کو تو نہیں کہتا۔ اس جماعت کو کہتا ہوں۔ کہ تم اپنے اندر بیداری پیدا کرنے کے لئے اور اپنے مرکز سے یعنی خدام کے مرکزی دفتر سے وابستگی رکھنے کے لئے خالد کی اشاعت اپنے حلقہ میں وسیع کرنے کی کوشش کرو۔ پھر ہر جماعت کے لئے کوئی نہ کوئی

دنیوی اخبار بھی چاہیئے

میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا۔ کہ بعض اخبار ایسے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ سے ہمارا نقطۂ نگاہ پہنچ جاتا ہے۔ وہ گو ہمارے ساتھ شامل نہیں ہیں۔ لیکن ہمارے میانہ روی کے جو خیالات ہیں۔ ان سے وہ متفق ہیں۔ اسی طرح بعض اخبارات ایسے ہیں۔ کہ جن کے ساتھ ایسے لوگوں کا تعلق ہے۔ کہ جو ہمارے خیالات سے بالکل متفق ہیں۔ گو وہ دنیوی اخبار ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ بہرحال

ایسے اخبار خریدیں

کیونکہ اگر ہم ان کو نہ خریدیں گے۔ دشمن کے اخباروں کو خریدیں گے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم دشمن کو پیسہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے خلاف پراپیگنڈا کرے۔ مثلاً ایک شخص نے دنیوی اخبار خریدنا ہے۔ وہ اگر "سول" خریدے۔ "ملت" خریدے

"المصلح" خریدے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے پیسہ کے ذریعہ ایسے خیالات کی اشاعت ہوگی۔ جن میں حیانہ روی پائی جائے گی۔ جن میں امن پسندی پائی جائے گی۔ جن میں حکومت کے ساتھ تعاون پایا جائیگا۔ لیکن اگر وہ "تسنیم" خریدنا شروع کر دیں۔ یا اور ایسے ہی اخبار خریدنے شروع کر دیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس روپیہ کے ساتھ

گورنمنٹ کے خلاف مضمون

لکھے جائیں گے۔ اسلامی جمہوریت کے خلاف مضمون لکھے جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف مضمون لکھے جائیں گے۔ تو کیا فائدہ ہے ایسے پرچہ کو روپیہ دینے کا جس کے ذریعہ سے ہمارا ملک کمزور ہو۔ ہماری حکومت کمزور ہو۔ ہم خود کمزور ہوں۔ یہ تو اول درجہ کی حماقت ہے۔ اگر کوئی احمدی ایسا کرتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ مجھے وہ پرچہ زیادہ دلچسپ نظر آتا ہے۔ تو ہم بھی اس کو یہ کہنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ ہمیں بھی تمہاری حماقت بڑی دلچسپ نظر آتی ہے۔ تمہاری مثال بالکل وہی ہے۔ جیسا کہ چیتا اپنی زبان چاٹ چاٹ کر کھا گیا تھا۔ تم زبان کے چسکے لیتے رہو۔ اور اپنی موت کے وارنٹ پر دستخط کرتے رہو۔ تم اگر ایسے احمق ہو گئے ہو۔ تو تمہاری نجات کا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ تم تو اپنی ہلاکت کو آپ چاہتے ہو۔ پس جو دنیوی اخبار لینا چاہیں۔ اور لازماً لینے پڑتے ہیں۔ اس کے لئے میں دوستوں کو کہوں گا۔ کہ جس علاقہ میں "المصلح" جاتا ہے۔ وہ

"المصلح" خریدیں

مثلاً سندھ کا علاقہ ہے۔ اسی طرح ملتان تک کا علاقہ ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اس کی خریداری کریں۔ وہ نہایت عمدگی سے خبریں دیتے ہیں۔ کبھی کبھی کمزوری بھی آ جاتی ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ منظم اخبار نہیں ہے۔ مگر اتنی طاقت والا ہے۔ کہ اس کے بہت سارے ایڈیٹر ہوں۔ لیکن عام طور پر میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ خبروں میں قریباً ادھر کے اخبارات کے برابر برابر پہنچ جاتا ہے۔ اور کراچی اور حیدر آباد اور کوئٹہ وغیرہ میں تو یقیناً وہ "سول" اور "الفضل" وغیرہ سے بہت پہلے خبریں دیگا۔ اسی طرح "سول" ہے "ملت" ہے" لاہور" ہے جو ہفتہ واری ہے۔ جنہوں نے ہفتہ واری خریدنا ہو۔ وہ خواہ مخواہ ایسا پرچہ کیوں خریدیں جو حکومت اور ملت سے ٹکراتا ہو۔ ایسا پرچہ کیوں نہ خریدیں جو ملت سے بھی نہیں ٹکراتا۔ حکومت سے بھی نہیں ٹکراتا۔ اور ہمارے ساتھ بھی نہیں ٹکراتا۔ اسی طرح لاہور اور پنجاب میں ڈیلی پرچہ اگر کسی نے خریدنا ہی ہے۔ تو کیوں نہ وہ سول اور ملت خریدے جس کے ساتھ کوئی ٹکراؤ نہیں۔ آخر

ہماری پالیسی یہ ہے

کہ حکومت کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اس کی بھی یہی پالیسی ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ ہماری پالیسی یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے افتراق کو دور کیا جائے۔ اور ان کو ٹکڑے ہونے سے روکا جائے۔ یہی پالیسی ملت اور سول کی بھی ہے۔ اگر وہ ہماری اسی پالیسی کے ساتھ متفق ہیں۔ چاہے وہ ہماری جماعت کے نہیں چاہے وہ ہمارے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے۔ لیکن اگر ان کا زاویۂ نگاہ ہمارے ساتھ اس وقت متفق ہو گیا ہے۔ (کل کو مخالف ہو جائیں گے تو پھر دیکھا جائے گا) تو ہم کیوں نہ دوسروں کے مقابل پر ان کو ترجیح دیں۔ میں سارے اخبار نہیں پڑھتا۔ اور بھی کئی اخبار ہوں گے۔ جو کہ اسی طرح ہمارے ساتھ متفق ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ وہ شیعوں کے اخبار ہوں۔ میں نے ایک شیعہ کا اخبار ایک دو دفعہ پڑھا ہے۔ وہ بھی بڑا

معقول پالیسی کا تھا

اور اس میں بھی اتحاد اور اتفاق اور ملک میں امن قائم کرنے والے مضامین تھے۔ تو یہ میں مثالیں دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تمہارے علم میں کوئی اور اخبار ہو جو کہ ملک کے لئے مفید ہو۔ ہمارے لئے بھی مفید ہو۔ مضر نہ ہو۔ اور ہماری خواہ مخواہ مخالفت نہ کرتا ہو۔ پس ایسے اخباروں کو خریدو۔ تاکہ روپیہ ان لوگوں کی جیبوں میں جائے جو تمہارا گلا کاٹنے کی فکر میں نہ ہوں۔ (باقی)

بھرتی اسسٹنٹ سب انسپکٹران پولیس

اضلاع جھنگ۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ لائل پور منٹگمری کے امیدواران سے درخواستیں ۱۵/۱/۵۵ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان رینج طلب کی گئی ہیں۔ شرائط ایف۔ اے۔ عمر ۳/۱/۵۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ قد ۵ فٹ ۷ انچ چھاتی ۳۳" پھیلاؤ ۲"۔ درخواست امیدوار کے داہنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو۔ اور مصدقہ نقول اسناد شامل ہوں۔ تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۲۰ نیز ۲۵ روپے الاؤنس گھوڑا۔ رہائش مفت یا کرایہ مکان۔ وردی سرکاری۔ (سول لاہور ۱۲/۱/۵۴) (۳۱)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

"روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فرض ہے"

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء

پنڈت نہرو کی تقریر

(۱) بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے احمد آباد کے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

پاکستان اور ہندوستان کے تنازعات طے کرنے کے لئے جتنی خوشگوار فضا اب تیار ہو گئی ہے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ جلد یا بدیر یہ مسئلے ضرور حل ہو جائیں گے

پنڈت جی نے پاکستان اور ہندوستان کے جھگڑے طے کرنے کے متعلق پہلے بھی ایک سے زیادہ بار امید کا اظہار کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی اس حقیقت کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ دونوں ہمسایہ ملکوں میں باہمی تنازعات کسی ایک کے لئے بھی فائدہ مند نہیں۔ دونوں کے درمیان کشمکش چلے جانا دونوں کے لئے یکساں طور پر ضرر رساں ہے۔ اور دونوں کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ باہم صلح و آشتی سے رہ کر ایک دوسرے کی ترقی میں مدد و معاون ہوں۔ تاکہ نہ صرف وہ اپنی آزادی قائم رکھ سکیں بلکہ ایشیائی ممالک کی بھی امداد کر سکیں۔

پنڈت جی نے اس ضمن میں ایک بات نہائت پتہ کی فرمائی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں جو تنازعات ہیں وہ حکومتوں کے درمیان ہیں عوام کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان اور ہندوستان کے عوام دونوں ملکوں کے تنازعات سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ہم سے پہلے بھی الفضل میں کئی بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ دونوں ملکوں کے رہنے والوں کے باہمی کئی قسم کے تعلقات ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کے خاندان برادریاں اور دوست دونوں ملکوں میں بٹے ہوئے ہیں اور یقیناً وہ چاہتے ہیں کہ دونوں ملکوں میں ایسا ربط و اتحاد اور خوشگوار فضا قائم رہے۔ کہ انہیں باہم ملنے جلنے بیاہ شادی وغیرہ میں تکالیف نہ رہیں۔

اب تو یہ حال ہے کہ اگر کوئی بھارتی پاکستان میں آ جاتا ہے۔ یا کوئی پاکستانی بھارت میں چلا جاتا ہے۔ تو اس پر اتنی پابندیاں لگی ہوتی ہیں۔ کہ وہ چین اور آرام سے اپنے وقتی دورے کے دن بھی نہیں گزار سکتا۔ اور بعض اوقات تو عجیب الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ باہمی تنازعات کی وجہ سے دونوں کے شہریوں کو ایک دوسرے ملک میں شک وشبہ سے بھی دیکھا جاتا ہے کہ کہیں جاسوسی کے لئے ہی نہ آیا ہو۔ جب دونوں ملکوں کی حکومتوں کے دل ایک دوسرے سے صاف نہ ہوں گے۔ تو ایسی باتیں لازمی ہیں۔ لیکن اگر دونوں میں دوستی ہو۔ اور ہم وہ سب تلخیاں فراموش کر دیں۔ جو تقسیم کے وقت پیدا ہوئی تھیں تو یہ تمام بدظنیاں آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی جائیں گی۔ اور دونوں کے شہریوں کو باہم اطمینان سے ملنے جلنے کے مواقع دستیاب ہوں گے۔

حکومتی اور ملکی سطح پر بھی غور کیا جائے تو دونوں ملکوں میں خوشگوار تعلقات دونوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کی پیداوار کی کھپت ہو سکتی ہے۔ اور باہمی امداد کے اصول پر دونوں شاہراہ ترقی پر گامزن ہو جائیں گے۔ اور جو وقت اور روپیہ باہمی کشمکش کے پیدا کردہ مسائل کے حل پر ناحق ضائع ہو رہا ہے۔ وہ بھی بچ جائے گا۔ اور سب سے بڑا فائدہ جو دونوں کو ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ بین الاقوامی معاملات میں دونوں کا اتحاد جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام ایشیا کے لئے اور آخر کار امن عالم کے لئے ایک عظیم سہارا ثابت ہوگا۔

ہمیں امید ہے کہ پنڈت جی نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی وہ سرتوڑ کوشش کریں گے۔ پاکستان اور ہندوستان ان فضول طویل تنازعات کی وجہ سے بہت کچھ کھو چکے ہیں۔ بہت سا وقت روپیہ اور وقار ضائع کر چکے ہیں۔ اب محض خوشگوار الفاظ اور بیانوں تک محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ ان تنازعات کو مٹانے کے لئے جلد کوئی ٹھوس اقدام کرنا چاہیئے اور سنجیدگی سے متنازعہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۲) پنڈت جی نے اپنی اس تقریر میں اردو کی حمائت بھی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ

"محض اس وجہ سے کہ کچھ لوگوں نے اردو زبان کو اپنایا ہے۔ ہم اردو کو چھوڑ نہیں سکتے دہلی میں سب سے زیادہ پڑھے جانے والے کثیر الاشاعت چھ اخبار اردو میں شائع ہوتے ہیں۔ یہ اخبار ہندو ہی شائع کرتے اور ہندو ہی انہیں پڑھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہندو مہاسبھا کے لیڈر جو اردو کے بڑے دشمن ہیں۔ وہی ان اخبارات کے ایڈیٹر ہیں"۔

(۳) پنڈت نہرو نے اس ضمن میں ایک نہائت دلچسپ بات بھی کہی آپ نے کہا کہ

"مشرقی پنجاب میں ہندی اور گورمکھی کا

جھگڑا ابھی اردو میں لڑا جاتا ہے۔ ہندی اور گورمکھی کے حامی اپنی حمایت میں جو دلائل پیش کرتے ہیں؟

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان تو پاکستان خود ہندوستان میں بھی جہاں سرکاری طور پر ہندی کو رواج دینے کی بے حد کوشش کی جا رہی ہے۔ وہاں بھی اردو قدرتی طور پر اپنا مقام پیدا کرتی چلی جاتی ہے۔ اور کوئی طاقت اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔

اصل بات یہ ہے کہ اردو برصغیر ہند کی لنگوا فرینکا ہے۔ اور قدرتی طور پر معرض وجود میں آئی ہے مختلف عناصر جو اس وسیع خطہ ارضی پر موجود ہیں۔ ان کے درمیان میل جول کاروبار اور تہذیب وتمدن کا ذریعہ اردو بولی ہی ہو سکتی ہے۔ اور کوئی فرقہ وارانہ بولی اس کو زک نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اس سے کام نہیں چل سکتا۔ عوام سہولت کے لئے وہی زبان استعمال کریں گے۔ جو فریقین اچھی طرح سمجھ سکتے ہوں معمولی روزمرہ کی زندگی میں وہی زیادہ استعمال کی جائے گی۔ جس میں باہمی افہام وتفہیم میں آسانی ہو۔ یہ ایک قدرتی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کسی بڑی سے بڑی رکاوٹ سے بھی نہیں رک سکتی

موجودہ صدی کے آغاز میں قومیت اور وطنیت کے نظریات کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر ملک میں یہ کوششیں ہوئی ہیں کہ اپنی زبان سے بیرونی زبانوں کے الفاظ چن چن کر نکال دیئے جائیں اور اپنے ملک کی قدیم زبان کو از سر نو رائج کیا جائے۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ ایران وغیرہ تمام مغربی اور ایشیائی ممالک میں یہ کوششیں کی گئی ہیں۔ مگر ہر جگہ اس میں ناکامی ہوئی ہے بھارت میں بھی ہندی زبان کو برسرعروج لانے کے لئے حکومتی سطح پر کوشش کی گئی ہے۔ مگر اردو کے سامنے اس کو ہر بار شکست اٹھانی پڑی ہے۔ اور جیسا کہ پنڈت نہرو کے خیالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اردو ہی آخر میں وہاں بھی کامیاب رہے گی۔ اور کوئی دن ایسا آئے گا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں میں اردو ہی سرکاری زبان تسلیم کی جائے گی۔ اور یہ زمانہ یقیناً دونوں ملکوں کے درمیان باہم خوشگوار تعلقات کا زمانہ ہوگا۔ کیونکہ زبان کی یکجہتی بھی ملکوں میں اتحاد وصلح کا ایک نہایت مؤثر عنصر ہے۔

غلط بیانی

۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کے "ڈان" میں مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری مسٹر حسن العزمی کا حسب ذیل سے تردیدی بیان شائع ہوا ہے۔

"میں آپ کے ۷ دسمبر کے شمارہ میں یہ پڑھ کر حیران رہ گیا کہ مؤتمر عالم اسلامی کے نمائندوں نے بعض دوسری تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ مل کر ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں الاخوان المسلمون کے بارے میں حکومت مصر کے رویہ کی مذمت کی گئی ہے میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ مؤتمر عالم اسلامی کے نمائندوں نے اس قسم کی قرارداد منظور کرنے میں کسی کی ہمنوائی نہیں کی

مؤتمر کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ کسی اسلامی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہ کی جائے۔ مزید برآں مؤتمر کے صدر مفتی فلسطین سید امین الحسینی ہیں۔ اور ڈاکٹر عبدالوہاب عزام جو اس کی مجلس عاملہ کے چیئرمین ہیں کوئی قرارداد جو مؤتمر کی پالیسی پر اثر انداز ہوتی ہو۔ ان کے علم میں لائے۔ اور اجازت حاصل کئے بغیر پاس نہیں ہو سکتی۔

اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرنے پر مجبور ہوں کہ جہاں تک مؤتمر کا تعلق ہے۔ آپ اپنے مؤقر اخبار میں اس خبر کی تردید فرما دیں۔"

مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری کا یہ تردیدی بیان شائع کرتے ہوئے روزنامہ "ڈان" نے ساتھ ہی حسب ذیل الفاظ میں اپنی طرف سے وضاحت کی ہے کہ:-

"یہ خبر اس اطلاع پر مبنی تھی جو جماعت اسلامی کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔ جلسہ انہی کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔"

بلاشبہ غلط بیانی تو ہر حال میں قابل افسوس ہے ہی لیکن زیادہ افسوس ہے تو اس بات پر کہ اس کا ارتکاب ایک ایسی جماعت کی طرف سے ہوا ہے۔ جو اپنے آپ کو نظام اسلامی کے قیام کا سب سے بڑا علمبردار ظاہر کرتی ہے۔ اگر مذہب مذہب! پکارنے والی جماعتیں ہی اس طرح غلط بیانیوں سے کام لینے لگیں تو کیا اس سے دنیا میں اسلام بدنام نہیں ہوگا؟

گداگری

گداگری کا مسئلہ پاکستان کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مشرقی ممالک کے لئے نہایت اہم حل طلب مسئلہ ہے۔ ریڈیو پاکستان لاہور نے گداگروں کے متعلق ایک دو پروگرام حال میں نشر کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ مصنوعی فقیر کس طرح لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ایک فقیر جو نابینا نہیں ہوتا۔ بارہ سال سے نابینا بنا چلا آتا ہے۔ اور اس فن میں وہ ایسا کامل ہے کہ اس کے ساتھیوں کو بھی اس کا حال معلوم نہیں ہوا۔ ایک دن اس نے خود ہی ان سے انکشاف کر دیا

حقیقی اپاہجوں کی مدد کرنا انسانی ہمدردی میں داخل ہے۔ مگر بعض ہوشیار آدمی حقیقی اپاہجوں کی حق تلفی کر کے ہمدردی کا ناجائز فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ ایسی خیرات اگرچہ دینے والے کے لئے نیک نیتی کی وجہ سے باعث ثواب ہوتی ہے۔ مگر قومی اور ملی لحاظ سے جو نقصان اس سے ہوتا ہے۔ وہ بھی کم نہیں۔ ایک تو حقیقی اپاہج اور مستحقین محروم رہتے ہیں۔ اور دوسرے قوم کا ایک تندرست طبقہ بے کار ہو جاتا ہے ایسی گداگری کا انسداد دراصل حکومت کا فرض ہے۔ مگر بغیر منصوبہ بندی کے یہ ممکن نہیں۔ اگر خیرات کرنے والے لوگ آگے آئیں اور فنڈ کھولیں۔ اور اس فنڈ سے مستحقین کو امداد دی جائے تو اس برائی کا انسداد آسانی سے ہو سکتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ عوام اور حکومت اس طرف بھی جلد توجہ مبذول کرے گی۔ اور ملک کو اس بیماری سے نجات دلائے گی۔

حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف رضی اللہ تعالے عنہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ ۱۱ جنوری۔ آج بعد نماز ظہر حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کو موصیوں کے قبرستان کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ نے کل سوا تین بجے سہ پہر کے قریب ۸۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا تھا

نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ جس میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے افسران صیغہ جات ملے کے ارکان اور دیگر اہالیان ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالے جنازے کے ساتھ قبرستان تک تشریف لے گئے۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد قبر پر حضور نے تمام حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا کے مزار مبارک پر بھی تشریف لے گئے۔ اور وہاں بھی دعا کی۔

نظارت بیت المال کی طرف سے ایک ضروری اعلان

زمیندار جماعتوں کی فصل خریف کی برداشت بہت حد تک ہو چکی ہے۔ اور فصل کماد کی برداشت اب ہو رہی ہے۔ اس لئے زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے جماعت کے جملہ احباب سے ان کا واجب الادا بقایا چندہ لازمی (چندہ علم یا حصہ آمد) اور چندہ جلسہ سالانہ چندہ خاص سو فیصدی وصول کرنے کی پوری سعی فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

فطرانہ، عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی رقوم

بعض جماعتوں نے تاحال مذکورہ بالا فنڈوں کی رقوم مرکز میں ارسال نہیں کیں۔ لہٰذا متعلقہ امراء پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ان فنڈوں کی رقموں کو جو ان کے پاس موجود ہوں۔ جلد مرکزی خزانہ میں داخل فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

لازمی چندہ کی باقاعدگی سے ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

جملہ امراء و پریذیڈنٹ وسکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ رفتار وصولی چندہ کو تیز کرنے کے لئے اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ان کے واجب الادا بقایاجات کی وصولی کی پوری سعی فرمائیں۔

شہری جماعتوں کے عہدہ دار دوستوں کو چاہیئے کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ فصل خریف کا چندہ ہر ایک احمدی سے پوری شرح سے وصول کر کے جلد ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے:

احمدیوں کو حدیث کی تعریف کے رو سے مسلمان ماننا ضروری ہے!

مولانا محی الدین صاحب لکھوی مشہور اہلحدیث عالم کا اعلان حق

علماء "مسلمان" کی تعریف کرنے سے کیوں عاجز ہیں؟

(از مکرم مولینا ابو العطاء صاحب فاضل)

ہمارا یہ دعوٰے حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ قرآن و سنت کی رو سے مسلمان کی تعریف کے مطابق جماعت احمدیہ کو مسلمان مانے بغیر چارہ نہیں ہو مختلف فرقے ہم سے ہزار اختلاف کریں۔ ہمیں جتنا چاہیں برا بھلا کہہ لیں لیکن ان کے دل مانتے ہیں کہ مسلمان کی حقیقی تعریف کے رو سے احمدی یقیناً مسلمان ہیں۔ جن دنوں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کا شور و شر بپا تھا اور ایک خطرناک تحریک اٹھائی جا رہی تھی۔ اس تحریک کے حامیوں سے قرآن وسنت کے رو سے مسلمان کی ایسی تعریف کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ لوگ دیانت داری سے احمدیوں کو غیر مسلم کہہ سکیں مگر کوئی مولوی صاحب ایسی تعریف نہ کر سکے تھے تحقیقاتی عدالت نے علماء سے ایسی جامع تعریف کا مطالبہ کیا جو آئین میں شامل ہو سکے تو سب علماء عاجز آ گئے۔ اس امر کا تحقیقاتی عدالت کے جج صاحبان نے کھلے طور پر اعتراف کیا ہے کہ:۔

"دین کے کوئی دو عالم بھی اس بنیادی امر پر متفق نہیں ہیں" (رپورٹ صہ ۲۳۲)

اس صورت حال کی اصلی وجہ کیا تھی؟ جج صاحبان خواجہ ناظم الدین صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"انہوں نے علماء کو بتا دیا کہ ان مطالبات پر زور دینا مفاد ملکی کے منافی ہے اور ان کو تسلیم کرنا بے حد مشکل ہے۔ بلکہ دستوری دستاویز میں بھی لفظ مسلم کی ایسی تعریف کرنا آسان نہ ہوگا جو احمدیوں کو تو اس تعریف سے خارج کر دے اور کسی دوسرے طبقے کو خارج نہ کرے"

(رپورٹ صہ ۳۱۳)

جوں جوں اہل علم اور خدا ترس لوگ اس حقیقت پر غور کرتے ہیں۔ انہیں اعتراف حق کی توفیق مل رہی ہے۔ اہلحدیثوں کے ہفت روزہ اخبار "الاعتصام" لاہور میں شائع ہوا ہے کہ:۔

"پنجاب کے مشہور اہل حدیث خاندان کے چشم و چراغ مولانا محی الدین صاحب لکھوی ایم۔ ایل۔ اے نے کل تحصیل چونیاں ضلع لاہور کا دورہ فرما رہے ہیں"

اس دورہ کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ جناب مولانا محی الدین صاحب لکھوی نے فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جو پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے مسلمان ہے خواہ وہ کوئی بھی عقیدہ رکھتا ہو۔ مولانا نے کہا کہ تحقیقاتی عدالت میں کسی عالم دین کو مسلمان کی تعریف کرنا نہیں آئی حالانکہ حدیث کی رو سے مسلمان وہ ہے جو حدیث من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا پر عامل ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے تمام علماء کو جاہل قرار دیا۔ ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ قادیانیوں کے بارے میں جناب کا کیا خیال ہے جب کہ وہ اس حدیث پر بھی عامل ہیں؟ مولانا نے فوراً جواب دیا کہ وہ مسلمان ہیں"

(الاعتصام لاہور۔ ۲۶ نومبر ۱۹۵۴ء)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ جہاں خدا ترس لوگ حدیث نبوی کے مطابق احمدیوں کے مسلمان ہونے کا برملا اور فوراً اعلان کر رہے ہیں وہاں یہ بھی ثابت ہے کہ حدیث نبوی کی بیان کردہ تعریف کو قبول کرنے سے علماء محض اس لئے گریز کرتے ہیں۔ کہ اس کے مطابق انہیں احمدیوں کو مسلمان ماننا پڑتا ہے۔ قارئین غور فرمائیں کہ تقوٰی کا طریق کونسا ہے أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

ولادت

چوہدری بشیر الدین احمد۔ کلرک جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی کو مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۵ء کو اللہ تعالٰے نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے الحمد للہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالٰے نومولود کو عمر دراز عطا کرے۔ صالح۔ خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار وہاب الدین کیپٹن۔ ربوہ ضلع جھنگ

پتہ مطلوب ہے

چوہدری روشن الدین صاحب موضع ڈھاگرہ چک ۹۰ ڈاکخانہ رحیم یارخان ریاست بہاولپور کا موجودہ پتہ مطلوب ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرماویں، یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں (ناظر بیت المال)

تحریک جدید کے بقایادار خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے

تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جائے

"میں ان دوستوں کو جنکے ذمہ بقایا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں"

مجھے یاد نہ دلائیں

"مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں۔ کہ اس وقت مشکلات ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے تم کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے۔ تم بھی اس ملک کے رہنے والے ہو۔ اور میں بھی اسی ملک کا رہنے والا ہوں۔ تم میں سے اکثر کے آمد کے ذرائع بھی وہی ہیں جو میرے ہیں یعنی میری آمدنی کا ذریعہ بھی زمیندارہ ہے۔ بلکہ میری زمین ایسے علاقہ میں ہے جس کی فصل اس سال ساری ماری گئی ہے۔ اور یہ سال اس علاقہ کے زمینداروں کے لئے بغیر قرض لئے بظاہر گذرنا مشکل ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ پس میں یہ چیزیں بھی جانتا ہوں۔ اس کے دوہرانے کی ضرورت نہیں"

تم باوجود تمام مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو

"لیکن تم بھی یہ جانتے ہو کہ باوجود ان مشکلات کے تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دے رہے ہو تم اپنے گھر کے تمام اخراجات چلا رہے ہو۔ تم تعلیم کے اخراجات چلا رہے ہو۔ اگر تم باوجود ان تمام مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ شاید اللہ تعالٰے اگلے سال فراخی دیدے تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو یہ کام بھی کر لو۔ آخر اس قسم کی تباہیاں ہمیشہ نہیں آیا کرتیں"

ہمیں زمین پیدا کرنے والی ہستی سے صلح کرنی چاہیئے

"پس زمینداروں کو میں کہتا ہوں کہ جو تباہیاں تمہاری فصل پر آئیں وہ میری فصل پر بھی آئی ہیں۔ جن حالات سے تم گذرے ہو انہی حالات سے میں بھی گذر رہا ہوں اس لئے تم یہ نہ کہو۔ کہ ہماری آمد کم ہو گئی۔

میں جانتا ہوں۔ ایک طرف اگر تمہاری آمد کم ہو گئی۔ تو دوسری طرف بڑھنے کے بھی امکانات ہیں۔ ہمیں زمین اور زمینی چیزوں پر نظر نہ رکھنی چاہیئے۔ ہمیں اس ہستی سے صلح کرنی چاہیئے۔ جس نے زمین کو پیدا کیا ہے۔ جس نے طاقت پیدا کی ہے۔ اگر تم اپنی قربانیوں سے اسے خوش کرو گے تو وہ زمین سونا اگلوائے گی۔ اور تمہارے گھروں کو آرام و راحت سے بھر دے گی۔

اپنا نام مجاہدوں میں لکھوالو

پس اپنے اس عظیم الشان مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ یاد رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو اسی قدر تم خدا تعالٰے کے قریب ہو جاؤ گے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری حقیر قربانیوں کی وجہ سے ہر جگہ مجھے نیچا دکھانے والے ناکام رہے۔

پس تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے۔ اور تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جائے"

انیس سالہ مجاہدین کی فہرست بن رہی ہے

تحریک جدید کے مجاہدین جو ۱۹۳۴ء سے ۱۹۵۳ء تک متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام واشاعت احمدیت میں مدد دیتے رہے ہیں ان کی ایک فہرست انیس سالہ کتاب میں شائع کرنے کے لئے بن رہی ہے۔ اس فہرست میں نام تو اسی کا آتا ہے جس نے اپنی زندگی میں متواتر دیا ہو۔ اگر کسی شخص نے پہلے دس سال میں سے ایک دو سال دیئے ہوں اور بعد میں اپنی زندگی میں کچھ حصہ نہ لیا ہو تو وہ اس فہرست میں شامل نہیں ہو سکتا۔ البتہ دفتر دوم میں شامل ہو سکتا ہے۔ پس یہ فہرست ان کی جو متواتر انیس سال ادا کرتے رہے یا جب تک زندہ رہے۔ اس وقت دیتے رہے

بقایادار توجہ فرمائیں

ہاں وہ جن کے ذمہ دسویں سال میں سے یا دوسرے گیارہویں سال سے انیسویں سال تک میں سے کچھ بقایا ہو۔ جس کی اطلاع یہ دفتر دے چکا ہے وہ اپنا بقایا اس ماہ میں ادا کر دیں۔ تا کہ ان کا نام فہرست میں رہے۔ بوجہ بقایا نام کٹ نہ جائے۔ اگر کوئی شخص اپنا بقایا ادا نہیں کر سکتا۔ تو وہ بقایا کی معافی لے لے بصورت معافی یاد رہے۔ اس کا نام فہرست میں نہیں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف

پس بقایادار احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذیل اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں۔

"یہ ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے واقعات اس کشف سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا اور جس میں بتلایا گیا تھا کہ آپ کو پانچہزار سپاہی دیا جائے گا۔ چنانچہ شروع سے اس کی تعداد پانچہزار کے قریب چکر لگا رہی ہے۔ چنانچہ رؤیا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا ایک لاکھ تو نہیں۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب آپ فرماتے ہیں میں نے کہا۔ پانچہزار تھوڑے ہیں۔ پر اگر خدا چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔

بقایادار توجہ کریں

پس آج میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا چندہ

(باقی صفحہ ۷ پر)

دفتر آبادی ربوہ کی طرف سے اعلان

بعض احباب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دس فی صدی پیشگی رقم ادا کر کے اپنے لئے زمین ریزرو کرائی تھی۔ اور یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر وہ واپس جا کر بقیہ رقم بھجوا دیں تو انہیں یکمشت ادائیگی والی رعایت دی جائے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے احباب ۱۲ جنوری ۵۵ء تک بقیہ پوری رقم بھجوا دیں گے۔ تو انہیں یکمشت ادائیگی کی سہولتیں دی جائیں گی"۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

دُنیا کی مختلف زبانوں میں

تالیف و ترجمہ کا کام

ہم مندرجہ ذیل زبانوں میں تالیف کا کام کر سکتے ہیں۔ دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ جن لوگوں کو تجارتی اداروں اور کاروباری فرموں کو ان زبانوں میں کسی قسم کے کام کی ضرورت ہو۔ وہ ہم سے رجوع کریں۔

عربی، فارسی، انگریزی، جرمن، ڈچ، سواحیلی، (مشرقی افریقہ) سنہلی (سیلون) انڈونیشین سپینش، چینی، گورمکھی، ہندی، فنٹی (مغربی افریقہ) شانٹی (مغربی افریقہ)

(انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

سٹینو ٹائپسٹ و لوئر ڈویژن کلرک

تنخواہ سٹینو ٹائپسٹ ۸۵-۶-۱۱۵- ۱۵/۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵- سپیشل پے ۲۰/-
الاؤنس حسب قواعد۔ شرائط: میٹرک۔ سپیڈ ۸۰ فی منٹ شارٹ ہینڈ ۴۰ فی منٹ ٹائپ۔
تنخواہ: لوئر ڈویژن کلرک ۶۰-۴-۱۰۰-۵/۱۲۰ الاؤنس حسب قواعد۔ شرائط: میٹرک ٹائپسٹ کو ترجیح۔

بصورت سٹینو درخواستیں بنام کمشنر آف انکم ٹیکس کراچی اور بصورت لوئر ڈویژن کلرک بنام
Inspecting Assett Commissioner of Incometax
'A' Range Karachi

۲۰/۱/۵۵ تک معرفت دفتر روزگار ارسال ہوں (سول لاہور ۲۸/۱۲/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

امتحان تحصیلداری

پنجاب و سرحدی صوبہ پبلک سروس کمیشن فروری ۵۵ء میں تحصیلداروں کے انتخاب کے لئے امتحان لے گا۔ شرائط: گریجوایٹ عمر یکم اکو ۲۱ تا ۲۵ فیس درخواست ۱/۰ فیس امتحان ۱۲/۰ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں۔ پنجاب تحصیلداری سروس رولز ۱۹۵۳ء جو قیمتاً مینجر گورنمنٹ بک ڈپو سے مل سکتے ہیں۔ فارم درخواست دفتر کمیشن سے ۸/- آنے کا واپسی لفافہ بھیجکر طلب ہو۔ آخری تاریخ درخواست ۱۸/۱/۵۵

(سول لاہور ۲۵/۱۲/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ آجکل کراچی ریلوے ہسپتال میں سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ اپریشن بڑا ہے۔ اور خون کی بہت کمی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا حسن بیگ لائل پور)

(۲) میری والدہ صاحبہ (اہلیہ صاحبہ محمد نواز خانصاحب مرحوم) کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ نمونیہ کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(رشیدہ بیگم مبارک عرفانی کراچی)

(۳) مورخہ ۱/۱/۵۵ میرے ہاں مردہ لڑکی پیدا ہوئی۔ میری اہلیہ کی صحت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ اور بہترین نعم البدل کی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ)

(۴) خاکسار کے خسر مکرم بابو عبد الغنی صاحب انبالوی حال لودھراں کئی ماہ سے منہ میں Cancer کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی واقف زندگی کارکن دفتر وکالت تجارت ربوہ)

دعاءِ مسیحا

قادیاں دارالاماں کا ایک ہندو نوجواں
روز و شب رہتا بلائے دق سے ہنگامہ کشاں

تھا مرض کے پنجۂ خونیں سے یوں وہ بیقرار
جوں دہانِ شیر میں مضطر ہو صیدِ خونچکاں

رفتہ رفتہ ہو گیا وہ اک مریض لاعلاج
پیکرِ ارماں و حسرت نیم جاں و ناتواں

شکلِ تصویرِ نہانی تھا وہ بستر کا اسیر
ضعف سے جس پر کہ تھا پہلو بدلنا بھی گراں

یا وہ اک فربہ جواں تھا پیکرِ حسن و جمال
یا ہوا پھر سوکھ کر وہ ایک مشتِ استخواں

گرتے پڑتے خدمتِ احمد میں پہنچا آخرش
اور کیا حضرتؑ پہ احوالِ مرض اپنا عیاں

اس کا دردانگیز لہجہ اور وہ اندازِ بیاں
اور اس پر آنکھ سے اشکوں کا اک دریا رواں

اس قدر تاثیر میں کچھ پُر اثر ثابت ہُوا
چھا گیا حضرت کے دل پر ایک رقت کا سماں

احمدِ قدسی کہ تھے آئینۂ خُلقِ نبیؐ
اور ہمہ رنگیں باثوارِ خدائے دو جہاں

آپ کا دل رحم کے جذبات سے پُر ہو گیا
اور کیا۔ دیکر اسے وعدہ دعا کا۔ شادماں

یا تھا اک زندہ نما مردہ وہ مدقوق و زحیر
ہو گیا یا ہفتہ و عشرہ میں پھر پیلِ دماں

پھر کسی عیسیٰ صفت نے اک تنِ بیجان میں
زندگی کی برق دوڑا دی باذنِ ذوالمناں

شمعِ کشتہ پھر سرِ محفل فروزاں ہو گئی
پھر خزاں دیدہ گلستاں ہو گیا رشکِ جناں

ایم۔ اے غنی

ہائی کورٹ لاہور میں اسسٹنٹ!!

تنخواہ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰-۱۵-۳۷۰- الاؤنس علاوہ۔ شرائط: گریجوایٹ عمر ۲۵ سال۔ انتخاب کے لئے ترجمہ اور پریسی (Precis writing) کا مختصر ٹسٹ ہوگا۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول اسناد بنام رجسٹرار ہائی کورٹ لاہور ۱۵/۱/۵۵ تک طلب کی گئی ہیں

(سول ۲۹/۱۲/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

امتحان پی سی ایس

جوڈیشل برانچ پی سی ایس کا امتحان مقابلہ ۵۵ء گورنمنٹ کالج لاہور کے ہال میں ۱۱ تا ۱۵ جنوری ۵۵ء ہوگا۔ پاکستان ٹائمز ۶/۱/۵۵

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ترکستان کے ساتھ روس کی اشتراکی حکومت کا سلوک

اسی فی صدی پیداوار پر قبضہ ـ ضروریات زندگی کی نایابی

ترکستان کی نام نہاد جمہوریتوں کی کل پیداوار پر ماسکو کا پورا اختیار ہے ـ اور مقامی جمہوریتوں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنی خام پیداوار کو مملکت اور قوم کی بہبودی کے لئے خرچ کر سکے ـ ترکستان کے کپاس اور ریشم کے محصولات مملکت کو سونے کی چڑیا بنا سکتے ہیں ـ لیکن ترکستان کی نام نہاد جمہوریتوں کو آج تک یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنی ملکی پیداوار سے ملک اور ملت کی ترقی کے لئے آزادانہ کوئی منصوبہ بنا سکیں ـ بلکہ ہر سال ماسکو سے باقاعدہ احکام صادر ہوتے ہیں ـ کہ متعین مقدار میں کپاس مہیا کریں ـ اگر اس سے کم مقدار کی پیداوار ہو تو پوری کی پوری جمہوریت اور مملکت ماسکو کے سامنے سخت مستوجب سزا ہی نہیں ـ بلکہ سخت مجرم اور باغی قرار پائیں گی"۔

اسی طرح مملکت کی کل پیداوار میں سے بیس فی صدی حصہ مشکل مملکت میں خرچ کرنے کے لئے اجازت دی جاتی ہے ـ باقی ۸۰ فیصدی بلا کسی معاوضہ کے ماسکو لے جایا جاتا ہے ـ چنانچہ سال گذشتہ (۱۹۵۷ء) کے بجٹ کا حصہ ملاحظہ ہو

"ترکستان سوویٹ جمہوریتوں کے لئے ۰۰۰ ۷۷۵ ۶ ۷ / ۷ روبل خرچ ہونا مجاز ہوگا بقایا اسی کروڑ روبل ماسکو کا حصہ ہوگا ـ جس کا کلی اختیار ماسکو کو ہے"۔

(بحوالہ بجٹ ۱۹۵۷ء سوویٹ)

جدید احکام

ترکستانی نام نہاد جمہوریتوں پر جبریہ احکام نافذ کئے جاتے ہیں ـ کہ یہاں پر صرف کپاس کاشت ہوگی ـ غلہ اور دیگر خوردنی اناج کاشت کرنا بغاوت اور حکم عدولی ہے ـ ترکستان کمیونسٹ پارٹی کا کام یہ ہے کہ وہ ترکستانی کسان کو صرف کپاس بونے پر مجبور کرے ـ چنانچہ پارٹی کی ایک قرارداد ملاحظہ ہو یہ قرارداد سوویٹ روس کی امور نظامت عامہ اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی مشترکہ قرارداد ہے جس میں منظور کیا گیا ہے کہ :۔

"ازبکستان میں ۱۹۵۸ء کے لئے تین ملین ۳۰ لاکھ ٹن ۱۹۵۹ء میں ۳۰۳ ملین ٹن ۱۹۶۰ء میں ۴۰۲ ملین ٹن تک کپاس کی حاصلات ضروری ہے ـ ترکستان پر لازم ہوگا کہ ۱۹۵۸ء میں ۶۲۱ ہزار ٹن کپاس حاصل کرے"۔

(روزنامہ ترکمان اسکایا اسکرہ)

ترکستان کے لئے روسی نمائندے

اس سال سوویٹ پارلیمنٹ کے لئے ترکستان کی طرف سے ۶۲ روسیوں کو ترکستان کو قومی نمائندگی کی نشستیں زبردستی دلائی گئیں ـ

سوویٹ عملہ کی فریاد

صوبہ قشقانامی کے اضلاع اور قصبات کے سوویٹ عوام کی عمومی فریاد کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے "قزاقستان پرطوداسی" لکھتا ہے

"ہمارے صوبہ قشقا نامی کے اضلاع اور دیہات کی راشن شاپوں میں نہ مٹی کا تیل ملتا ہے نہ گوشت اور نہ سفید رو ٹی ـ اور قصبات میں تو قند چچ ، برتنوں کا خریدنا عوام کے لئے ناممکن ہے اور اسی قسم کی ضروریات کی چیزیں خرید کرنے کے لئے صد ہا میل کا سفر طے کر کے چیلیہ ، ابلنیک ، تاشقند شہر تک جانے کی ضرورت پڑتی ہے ـ اور وہاں جا کر ان ضروریات کو پورا کرنا عوام کے لئے قطعی ناممکن ہے ـ ٹریکٹر ڈرائیوروں کے ہائی کمان نے اپنے ماتحت عملوں کے لئے لکڑی کے چمچے بنا دیئے ہیں"۔

(قزاقستان پراودا سی مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۸ء)

تاجکستان

جمہوریہ تاجکستان کے عوام اپنی مجبوریوں اور تکالیف کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار کرتے ہیں ـ "اکثر قصبات میں مندرجہ ذیل ضروریات اب عوام کو میسر نہیں ـ بعض قصبات اور دیہات کی بعض مواضعات میں تین ماہ اور بعض میں چار چار ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ مٹی کا تیل نصیب نہیں ہوا ـ اسی طرح اور دوسرے بہت سے دیہات اور قصبات میں بہت طویل مدت سے نمک کے لئے فریاد کی جاتی ہے ـ مگر محرومیت ہی محرومیت ہے حتی کہ دیہات ہی نہیں بلکہ ضلع میں بسنے والے شہری بھی بغیر نمک کے اپنی قوت لایموت حلق سے اتارنے کے لئے مجبور ہیں"۔

(کوہونٹ تاجکستان ، ۲۰ مارچ ۱۹۵۸ء)

قزاغستان

قزاغستان روسی سیاست کے لئے آماجگاہ ہے ـ جہاں کے حالات ملاحظہ ہوں ـ

"پوری جمہوریہ قزاغستان کی راشن شاپوں میں مٹی کا تیل ، نمک ، دیا سلائی ، کرگیوں کے شیشے پاپوش اور پہننے کے لئے ضروری کپڑے نہیں ملتے نابالغ بچوں اور حاملہ عورتوں کی ناگزیر ضرورتوں کے لئے گرم پاپوش میسر نہیں ـ جو کچھ اس ضرورت کے لئے دام کئے گئے ہیں ـ وہ بہت ہی ناکارہ ہیں ـ جمہوریہ قزاغستان مرکزی کے نظارت عامہ میں تیار شدہ پہلا نمبر پاس ۰۰۰ ، ۶ جوتے پاپوش میں سے ۰۰۰ ، ۵ ، ۴ جوتے نمبر ۲ اور نمبر ۳ درجہ بلکہ محض ناکارہ ہیں اور بہت سی ہمہ گیر کوششوں کے نتیجے میں بعض کم ضرورت کی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کرائی گئی از جملہ ریشم کی زنانہ قمیص کے فی مربع گز کپڑے آج سے پہلے ۲۷۴ روبل میں ملتے تھے اب ۲۷۴۲ روبل کنٹرول رکھا گیا ہے"۔

(قزاغستان پراودا سی ۲ / اپریل ۱۹۵۸ء)

مویشی والوں کی شکایت

ازبکستان غلہ کی شکایت کے لئے پہلے سالوں کے بالمقابل ۱۹۵۸ء میں آدھی زمین کا رقبہ کم کر دیا گیا تھا ـ اس کے نتیجہ میں حیوانات رکھنا بھی ایک مصیبت بن گئی ہے ـ حیوانات اور غلہ کی کاشت پر عوام کو پُرمسرت زندگی کا موقع حاصل ہوتا ہے ـ مگر چونکہ سوویٹ گورنمنٹ کی منشا یہی ہے کہ عوام کے لئے کچھ سوچنے کا موقع ہی نہ ملے اس لئے روسی مستعمکات میں غذا اور ضرورت زندگی کے لئے ۱۹۲۷ء سے آج تک راشننگ سسٹم رائج ہے ـ اور ضروریات زندگی کی تمام اشیاء پر گورنمنٹ کا تسلط ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل شکایت آہنی پردے کی غمازی کرتی ہے ـ چونکہ گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں امسال ۱۹۵۸ء غلہ کی کاشت ۱/۲ کر دی گئی ہے ـ اس لئے مویشی وغیرہ جو کہ کاشتکاری کے کاموں کے لئے رکھنا ضروری ہیں ـ ان کا رکھنا دشوار ہو گیا ہے ـ ان کے لئے میدان باقی نہیں رہے اور پالنے کے لئے گھاس نہیں ملتی ـ چنانچہ ۴۰ کلو میٹر دور سے جانا پڑتا ہے ـ یہ تقریباً ناممکن العمل ہے ـ اس مجبوری کے پیش نظر بہت سی کسان سبھاؤں نے اپنے مویشی ختم کرنا اور کپاس کی مقدار پوری کرنے کے لئے غور کرنا شروع کر دیا ہے ـ اس کے سوا چارہ کیا ہے ـ یہ حالات صرف ینگی یول دنئی روڈی ضلع کے لئے مخصوص نہیں ہیں ـ بلکہ یہ مجبوریاں دوسرے اضلاع میں بھی شروع ہو چکی ہیں ـ

(پراودا واستوکہ)

بیماروں کو دوا نہیں ملتی

سوویٹ روس کا دعوے ہے کہ انسان کی صحت کی ترقی کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی جائے ـ لیکن روسی دعوے عمل سے کوئی نسبت نہیں رکھتے ـ اس سلسلے میں ذیل کی رپورٹ قابل دید ہے :۔

"وٹامن کے مختلف مادی اجزاء فرد انسانی کے لئے لازم ہیں موضوع پر مضامین نہ صرف پڑھائے جاتے ہیں ـ بلکہ یہ موضوع عام ہے لیکن اس اہم موضوع پر عملی جدوجہد نہیں کی جاتی ہے عاشق آباد ایٹمی تجربہ گاہ کی جدوجہد اور انکشافات بہت درد کی بات ہے ـ بلکہ روزمرہ کے ضروری علاج کے لئے دوائیں تک میسر نہیں ہوتیں ـ ہسپتالوں میں ہر شعبہ کی ضرورت کبھی پوری نہیں ہوتی ـ جو انسانی صحت کی ضمانت ہو سکے ـ جس پر ترقی توانائی کا دارومدار ہے ـ شہروں کے دواخانوں میں دوا کی کمیابی کے لئے اسی ایک مثال سے ہی اندازہ کر لینا چاہیئے کہ انسان پر عام عارضہ کی حالت میں جو بالعموم پیٹ کی بیماری ہوتی ہے ـ اس پر ہماری ڈسپنسری دوائی مہیا کرنے سے عاجز ہے"۔

(ترکمان اسکایا اسکرہ ۴ / اپریل ۱۹۵۸ء)

(بقیہ صفحہ ۵)

تحریک جدید واجب الادا ہے ـ وہ یا تو اپنے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کریں تا ان کا نام انیس سالہ فہرست میں رہے بقایادار ہونے کی وجہ سے کٹ نہ جائے ـ (وکیل المال) اگر وہ وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے تو یا تو ہم سے معافی لے لیں ـ یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں ـ تاکہ نہ تو خود گنہگار ہوں اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکا لگے"۔

مکرر عرض گذارش ہے کہ السابقون الاولون کے بقایادار احباب اپنا بقایا اسی ماہ میں ادا کر کے اپنے انیس سالہ بھائیوں کے شانہ بشانہ ہو جائیں ـ

جلسہ سالانہ پر بہت سے احباب اپنا حساب بھی دیکھ چکے ہیں اور اپنی تسلی کر چکے ہیں ـ انہیں چاہیئے کہ اب توجہ فرمائیں اور وہ احباب پورا کریں جن کے انیس سال پورے ادا ہیں ان کو اطلاع

اس کے بعد وہ احباب جن کے انیس سال پورے ادا ہیں ان کو پہلے دس سال کا حساب تو پہلے ارسال ہو چکا ہے اب سال ۱۱ تا ۱۹ بھی ایک مطبوعہ چٹھی پر جس میں کچھ کیفیت درج ہے ـ ہر ایک کے نام بھیجا جا رہا ہے ـ تا وہ اپنا حساب دیکھ کر اس میں اگر کوئی سقم ہو اس کی درستی کرا لیں ـ ورنہ یہی حساب شائع ہوگا ـ انشاء اللہ تعالےٰ

مجاہدین کی تین صفیں

(۱) پہلی صف ان کی جو ہر سال پہلے سال سے انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے ـ

(۲) دوسری صف ان کی جو رعایت سے فائدہ اٹھا کر قواعد کے مطابق دیتے رہے ـ

(۳) تیسری صف جو ان قواعد سے کم دیتے رہے ہیں جن کا حساب انیس سالہ ادا شدہ ہے ـ ان کو اس لئے ارسال ہو رہا ہے کہ اگر ان کے کسی سال کے حساب میں تھوڑی رقم اضافہ کرنے سے تیسری صف والے دوسری میں اور دوسری صف والے صف اول میں آ سکتے ہوں ـ تو وہ ایسا کر لیں مگر رقم اضافہ جلد تر ارسال فرماویں ـ اطلاع دینے سے ایک یہ بھی غرض ہے کہ سب کو علم ہو جائے کہ ان کا نام مع نمبر اور حساب اس طرح کتاب میں لکھا جائے گا ـ اگر کوئی صاحب اس میں کوئی درستی چاہیں تو کروا لیں ـ تا بعد میں شکوہ نہ ہو ـ خاکسار برکت علی وکیل المال تحریک جدید

اعلان نکاح

میرے بچے عزیزم محمود احمد صاحب پروڈیوسر انٹرنیشنل ریڈیو جناح روڈ کوئٹہ کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں آرا بیگم بنت میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ سے مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۰/ ۱۱/ ۵۸ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھایا ـ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے ـ کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو بابرکت کرے (آمین)

(ایم عبد الکریم انٹرنیشنل ریڈیو جناح روڈ کوئٹہ)

پاکستان ایسے نازک دور سے گزر رہا ہے جس میں سیاسی پارٹیاں کوئی معنی نہیں رکھتیں

افغان سفیر پختونوں اور ان کے احساسات کے متعلق کچھ نہیں جانتے

ڈھاکہ ۱۱ جنوری۔ وزیر مواصلات پاکستان ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر چھوٹے یا بڑے پیمانے پر سیاسی جماعتیں بنانے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ انہوں نے یہ خیال یہاں اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر ظاہر کیا۔ ایک اخباری نمائندے کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا سرخپوشوں سے جلد پابندی اٹھالی جائے گی۔ ڈاکٹر خان صاحب نے کہا۔ کہ پاکستان اس وقت ایک ایسے نازک دور سے گذر رہا ہے۔ جس میں پارٹیاں ہرگز کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تمام پارٹی بازی چھوڑ کر سب کو مشترک طور پر ملک کی تعمیر کرنی چاہیئے۔ انہوں نے نوجوانوں اور اخبارات سے خاص طور پر اپیل کی۔ کہ وہ ہر طرح کی پارٹی بازی سے الگ رہ کر ملک کے استحکام کے لئے کوشاں ہوں۔

ڈاکٹر خان صاحب نے مزید کہا۔ کہ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ملک میں سیاسی پارٹیوں کا قیام جمہوریت کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس وقت پاکستان کی ضرورت صرف اتحاد ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب سے جب لندن میں افغان سفیر سردار نجیب اللہ خاں کے اس بیان پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا۔ کہ مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کا ایک یونٹ بنانے کا فیصلہ پختونوں کی خواہشات کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب نے گرمجوشی سے کہا۔ کہ سردار نجیب اللہ پختونوں اور ان کے احساسات کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ ڈاکٹر خان صاحب مشرقی بنگال کے دس روزہ دورے پر کراچی سے ڈھاکہ پہنچے۔ صوبہ میں قیام کے دوران میں وہ سلہٹ۔ کھلنا اور چٹاگانگ کا دورہ کریں گے۔ اور چٹاگانگ کی بندرگاہ اور کھلنا کی گودیوں کا معائنہ کریں گے۔ ڈھاکہ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر خان صاحب مرزاپور روانہ ہو گئے۔

کاٹجو بھارت کے وزیر دفاع بنا لئے گئے

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے وزارت دفاع وزیر داخلہ کے سپرد کر دی۔ بھارتی کابینہ کی حال کے ہفتوں میں یہ دوسری ترتیب نو ہے۔ یہ اقدام بھارتی وزیر اعظم کی ذمہ داریاں کم کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ۶۷ سالہ پنڈت گووند بلبھ پنتھ جو کچھ دن پہلے تک یو۔ پی کے وزیر اعلیٰ تھے۔ وزارت داخلہ سنبھال لیں گے۔ جس سے پنڈت نہرو کا بار اور بھی کم ہو جائے گا۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ پنڈت پنت جلد ہی پنڈت نہرو کے نائب کی حیثیت بھی اختیار کر لیں گے۔ ۱۹۵۰ء میں سردار پٹیل کی وفات کے بعد نائب وزیر اعظم کا عہدہ خالی رہا ہے۔ پنڈت نہرو گذشتہ نومبر میں انڈین نیشنل کانگرس کے صدر بھی تھے۔ لیکن کانگرس کی مجلس عاملہ کے رکن وہ اب بھی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ وزیر خارجہ جواہری توانائی کے نئے محکمہ کے صدر اور زرعی نظام میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ پنڈت نہرو کی عمر اس وقت ۶۵ سال ہے۔ اور ۱۹۴۷ء سے وزیر اعظم ہیں۔

انتظامی کونسل کا آئندہ اجلاس لاہور میں ۲۷ جنوری کو ہوگا

پشاور ۱۱ جنوری۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۷ جنوری کو لاہور میں منعقد ہوگا۔ کونسل نے پشاور میں اپنے تمام اجلاس ختم کر دیئے۔ آخری اجلاس شام تک ہوتا رہا ہے۔ اور ایجنڈے کے تمام پہلوؤں پر بحث مکمل کر لی گئی۔ کونسل کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ ایک صبح اور دوسرا سہ پہر کو۔ اس کی صدارت انتظامی کمیٹی کے کنوینر مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کی۔

---

۳ یونٹ میں ضم کرنے کے وسائل اور طریق کار پر غور و خوض کیا جائے گا۔ اور نئے حالات کے مقابلے کے لئے مسلم لیگ کی نئے سرے سے تنظیم اور اسے ایک فعال جماعت بنانے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔

مغربی پاکستان میں مسلم لیگ کی از سر نو تنظیم کی جائے گی

پشاور ۱۱ جنوری۔ مغربی پاکستان کی صوبائی مسلم لیگیوں کی مجالس عاملہ کے مشترکہ اجلاس میں حصہ لینے کے لئے سارے مغربی پاکستان سے تقریباً ۱۰۰ مسلم لیگی راہنما اور کارکن یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اجلاس کل صبح شروع ہو رہا ہے۔ اس کی صدارت ملک فیروز خاں نون کریں گے۔ جو اس کے کنوینر بھی ہیں۔ سیاسی مبصرین اس اجلاس کو دور رس نتائج کا پیش خیمہ قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ اس کے فیصلے مسلم لیگ کے مستقبل پر اثر انداز ہوں گے۔ جو ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے۔ باوجود اس کے کہ اجلاس کا ایجنڈا ابھی تک تقسیم نہیں کیا گیا۔ پیش بینی کی جا رہی ہے۔ کہ اس میں صوبائی مسلم لیگیوں کو مغربی پاکستان ۳

ضروریات زندگی کی قیمتوں میں کمی کیلئے پیداوار میں اضافہ ضروری ہے

ڈھاکہ ۱۱ جنوری۔ گورنر سٹیٹ بنک مسٹر عبدالقادر نے بتایا۔ کہ وہ مجوزہ صنعتی بنک کے سلسلے میں سرمایہ داروں اور صنعت کاروں سے بات چیت کر رہے ہیں اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ ابھی پاکستان میں بیرونی سرمائے کی صورت حال تسلی بخش نہیں۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اصلاح کی امید ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکی سرمایہ داروں اور صنعتکاروں کی ایک جماعت پاکستان میں امریکی سرمائے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے عنقریب پاکستان کا دورہ کرے گی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اگر پاکستانی تاجروں نے دلچسپی ظاہر کی۔ تو مجوزہ صنعتی بنک حکومت سٹیٹ بنک عالمی بنک اور بیرونی اور پاکستانی تاجروں کے سرمائے سے قائم کیا جائے گا۔ جب ان سے عام قومی معیشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا۔ کہ یہ آہستہ آہستہ روبہ اصلاح ہے۔ اناج کی قیمتیں گر گئی ہیں۔ جس سے اخراجات زندگی کافی کم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے غلے اور ضروریات زندگی کی قیمتوں میں مزید کمی کے لئے پیداوار میں اضافہ پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سفر کرنے والوں کو دیئے جانے والے زرمبادلہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ مشرقی پاکستان میں ایک ہفتے کے قیام کے دوران میں وہ چٹاگانگ بھی گئے۔ کل رات سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ڈائریکٹر مسٹر ایم اسمٰعیل کی طرف سے ان کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا۔ سفارتی نمائندے مشرقی بنگال حکومت کے چیف سیکرٹری مسٹر این۔ ایم۔ خاں۔ سابق وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر نور الامین اور متعدد اعلیٰ افسر اور تاجر بھی اس دعوت میں شریک تھے۔ گورنر موصوف کل بذریعہ طیارہ کراچی واپس روانہ ہو جائیں گے۔

کراچی ۱۱ جنوری۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کل بہاولپور سے کراچی پہنچے۔ وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا بھی ان کے ہمراہ تھے۔

جنوری تا جون میں آٹھ کروڑ روپے کا کپڑا درآمد کیا جائیگا

کراچی ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان ۱۹۵۵ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً آٹھ کروڑ روپے کی مالیت کا کپڑا درآمد کرے گا۔ اس درآمد کا بیشتر حصہ امریکی امداد کے تحت ہوگا۔ اس سلسلہ میں پاکستان اور امریکہ اسی ہفتے سمجھوتے پر دستخط کریں گے۔

امریکی امداد کے تحت جو دوسری اشیاء درآمد کی جائیں گی ان میں غذائی تیل چینی ادویات، صنعتی مشینری، خام مال اور روزمرہ کے استعمال کی دیگر کئی اشیاء شامل ہیں۔ ان درآمدات سے نہ صرف ضروری اشیاء کی قیمتیں کافی حد تک گر جائینگی بلکہ ملکی صنعتوں کی ضروریات بھی پوری ہو جائیں گی

معلوم ہوا ہے کہ حکومت صنعتوں کے لئے خام مال کی درآمد کو کافی اہمیت دے رہی ہے۔ کیونکہ خام مال اگر کافی مقدار میں درآمد نہ کیا گیا تو صنعتوں میں سخت تعطل پیدا ہو جائے گا کئی صنعتیں خام مال نہ ملنے کی وجہ سے بند ہو گئی ہیں اور کئی کارخانوں نے اپنی پیداوار گھٹا دی ہے۔

وفاقی دارالحکومت کے تجارتی حلقے آٹھ کروڑ روپے کی مالیت کے کپڑے کی درآمد کو ملکی ضروریات کیلئے کافی خیال کرتے ہیں۔ گذشتہ دو تین سال میں ملکی کپڑے کی پیداوار میں اضافہ کی وجہ سے درآمدی کپڑے کی ضرورت کم ہو کر رہ گئی ہے۔ توقع ہے کہ زیادہ تر کپڑے کی وہی اقسام درآمد کی جائیں گی جو مقامی کارخانے تیار نہیں کرتے مقامی کارخانے زیادہ تر کورس کوالٹی کا کپڑا تیار کرتے ہیں اسلئے باہر سے جو کپڑا درآمد کیا جائے گا وہ زیادہ تر عمدہ کوالٹی کا ہوگا۔

ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ کپڑے کی درآمد سے مقامی طور پر تیار ہونے والے کپڑے کی قیمتیں بھی کم ہو جائیں گی۔ ملکی کپڑے کی قیمتیں جو بہت زیادہ حد تک بڑھ گئی ہیں یقیناً کم ہو جائیں گی۔ ملکی صنعتکاروں کو بھی یہ احساس ہو جائے گا۔ کہ اگر وہ اپنا مال مقابلہ کی مارکیٹ میں فروخت کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنی قیمتیں کم کرنا پڑیں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ کپڑا درآمد کرنے کے منصوبہ کو آخری شکل دی جا رہی ہے اور کپڑا امریکی امداد کے تحت مختلف ممالک سے درآمد کیا جائے گا۔

قبر کے عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

زوجام عشق مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس یکماہ ۱۵ روپے دواخانہ نور الدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور